کفریہ الفاظ اور انکے احکامات

مع ضمیمہ
گناہ کبیرہ وصغیرہ کا بیان

ایمانیات اور شعائر اسلام کے بارے میں عام طور پر جو ایسے الفاظ کہے جاتے ہیں جن سے ایمان و نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس کتاب میں ایسی بہت سی باتوں کی نشاندہی کر کے ان کا حل بھی نقل کیا گیا ہے ۔

تصدیقات :

مولانا مفتی نظام الدین شامزی (دار الافتاء بنوری ٹاؤن کراچی)
مولانا شیخ مفتی حبیب اللہ (دار الافتاء جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی)
مولانا مفتی عبد المنان (دار الافتاء دار العلوم کراچی)
مولانا مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن (دار الافتاء بنوری ٹاؤن کراچی)

مولانا مفتی عبدالشکور قاسمی
فاضل علوم شرقیہ پاکستان

مکتبہ الباسط
کراچی ۔ پاکستان

کفریہ الفاظ اور انکے احکامات

مع ضمیمہ

گناہ کبیرہ وصغیرہ کا بیان

ایمانیات اور شعائر اسلام کے بارے میں عام طور پر جو ایسے الفاظ کہے جاتے ہیں جن سے ایمان و نکاح ٹوٹ جاتا ہے اس کتاب میں ایسی بہت سی باتوں کی نشاندہی کر کے ان کا حل بھی نقل کیا گیا ہے۔

تصدیقات:

مولانا مفتی نظام الدین شامزی (دارالافتاء بنوری ٹاؤن کراچی)
مولانا مفتی حبیب اللہ شیخ (دارالافتاء جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی)
مولانا مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن (دارالافتاء بنوری ٹاؤن کراچی)
مولانا مفتی عبدالمنان (دارالافتاء دارالعلوم کراچی)

مرتب: مولانا مفتی عبدالشکور قاسمی
فاضل علوم شرقیہ پاکستان

مکتبہ الباسط
کراچی - پاکستان

ایک انسان کی وفات ہو گئی۔ ایک دوسرے شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا نہیں چاہئے تھا۔" تو یہ کفر ہے۔

ایک شخص نے اپنے دشمن سے کہا کہ "میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیرے ساتھ یہ معاملہ کرتا ہوں" دشمن نے جواب میں کہا کہ "میں اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں جانتا۔" یا یہ کہا کہ "اس جگہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں چلتا" یا یہ کہا کہ "اس جگہ کوئی حکم نہیں ہے" یا یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ حکم کرنے کے لائق نہیں ہے" یا یہ کہا کہ "اس جگہ تو 'دیو' ہی کا (یا ہر وہ غیر اللہ جس کی طرف یہاں حکم کی نسبت کرے) حکم چلے گا۔" یہ سب جملے کفر کو لازم کرتے ہیں۔

حاکم عبدالرحمٰنؒ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو یہ کہے کہ "میں فلاں کام رواج کے مطابق کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ کے حکم سے نہیں کرتا" تو کیا ایسا شخص کافر ہو جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر اس جملہ سے اس کی مراد صرف فسادِ حق، ترکِ شریعت اور اتباعِ رسم ہے نہ کہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کے حکم کو رد کرنا ہے تو وہ کافر نہیں ہوگا۔

اگر کوئی شخص کسی ایسے آدمی کے بارے میں جو کبھی بیمار نہ ہوتا ہو یہ کہے کہ "اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھول گیا ہے" یا یہ کہا کہ یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ بھول گیا ہے" تو یہ کفر ہے۔ اگر کسی شخص نے کسی سے یوں کہا کہ "تیری زبان سے تو اللہ تعالیٰ بھی قابو میں نہیں آتا میں کس طرح قابو میں آؤں گا؟" تو وہ کافر ہو جائے گا۔ کسی شخص نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ "تم تو اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہو" تو وہ کافر ہو جائے گا۔

اگر کسی سے یوں کہا کہ "فلاں شخص بری تقدیر میں پھنس گیا ہے" یہ خطائے عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے لئے مکان کو ثابت کرنا کفر ہے کیوں کہ جو چیز کسی مکان میں ہوتی

ہے وہ محدود ہوا کرتی ہے لیکن ذات باری تعالیٰ کی تو کوئی حد نہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ "اللہ تعالیٰ سے کوئی مکان خالی نہیں ہے" تو وہ کافر ہو جائے گا لیکن ہاں اس بات کا اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت کے سبب ہر جگہ حاضر و موجود ہے۔

اور کسی نے یوں کہا کہ "اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے" تو دیکھا جائے گا کہ یہ بات اس نے کس مقصد سے کہی ہے۔ اگر اس کا مقصد اس چیز کی حکایت کرنا ہے جو ظاہری طور پر منقول ہے تو کافر نہیں ہو گا اور اگر اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف مکان کی نسبت کرنا ہے تو پھر کافر ہو جائے گا اور اکثر علماء کے نزدیک اگر اس کی نیت کچھ بھی نہ ہو تو بھی کافر ہو جائے گا۔ (حقیقت بات اس طرح ہے کہ جو صفت اللہ تعالیٰ کے لئے جس طرح وارد ہوئی ہے اسے من و عن تسلیم کرنا چاہئے۔ اس میں اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے کی ضرورت نہیں۔) اسی طرح یہ کہنے والا بھی کافر ہو جائے گا کہ "اللہ تعالیٰ انصاف کے لئے بیٹھا" یا "اللہ تعالیٰ انصاف کے لئے کھڑا ہوا" کیونکہ اس جملہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف فوق اور تحت کی نسبت کی گئی ہے۔

یہ کہنا بھی کفر ہے کہ "(میرا حامی و مددگار) آسمان پر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور زمین پر فلاں شخص ہے۔"

اکثر علماء کے نزدیک یہ کہنا بھی کفر ہے کہ "اللہ تعالیٰ آسمان پر سے نیچے دیکھ رہا ہے۔" یا صرف یہ کہا کہ "اللہ آسمان پر سے دیکھ رہا ہے" یا یہ کہا کہ "اللہ عرش پر سے دیکھ رہا ہے۔" (بلکہ یہ الفاظ اس طرح لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے تو یہ صحیح ہے۔)

جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کی، (مثلاً کسی کا بیٹا مر گیا یا کوئی عظیم حادثہ ہو گیا تو اس نے یوں کہا کہ "اللہ نے یہ بڑا ظلم کیا" یا یوں کہا کہ "اللہ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا") تو وہ کافر ہو گیا۔ اگر کسی شخص نے یوں کہا کہ "اے اللہ! یہ ظلم مت پسند کر" تو بعض علماء کے نزدیک وہ کافر ہو جائے گا۔ اگر کسی شخص نے کسی

دوسرے شخص سے یوں کہا کہ "اگر قیامت کے دن اللہ تعالٰی نے انصاف کیا تو مجھے تم سے انصاف ملے گا۔" تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ لفظ "اگر" میں ایک متردد اور غیر یقینی معنی پائے جاتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ انصاف باری تعالٰی میں تردد اور عدم یقین ہے۔ہاں لفظ "اگر" کی بجائے "جس وقت" کہا تو کافر نہیں ہو گا۔

اور اگر کسی سے یوں کہا کہ "اگر اللہ تعالٰی نے قیامت کے دن حق اور عدل کے ساتھ حکم کیا تو میں تم سے اپنا حق لے لوں گا" کافر ہو جائے گا۔(یہاں بھی لفظ "اگر" کی بجائے "جس وقت" کہا تو کافر نہیں ہو گا۔)

اگر کسی نے یوں کہا کہ "اے اللہ! جب ایک ظالم ظلم کرتا ہے تو اس کا ظلم قبول مت کر، اگر تو نے اس کا ظلم قبول کیا تو میں قبول نہیں کروں گا۔" یہ کفر ہے کیونکہ اس شخص نے گویا یہ کہا کہ اے اللہ! اگر تو اس کے ظلم پر راضی ہو گا تو میں راضی نہیں ہوں گا۔یوں صریح مخالفت باری تعالٰی لازم آئے گی جو سراسر کفر ہے۔

ایک شخص نے کسی سے کہا کہ "جھوٹ مت کہو" اس شخص نے جواب میں کہا کہ "جھوٹ کس لئے ہے، کہنے ہی کیلئے تو ہے" یہ کفر ہے۔ کیونکہ اس نے حرام کو حلال گردانا جو کفر ہے۔

کسی شخص سے کہا گیا کہ "اللہ تعالٰی کی رضا طلب کرو۔" اس نے کہا کہ "مجھے نہیں چاہئے" یا کسی نے کہا کہ "اگر اللہ تعالٰی مجھے جنت میں داخل کرے، غارت کروں" یا کسی سے کہا گیا کہ "اللہ تعالٰی کی نافرمانی مت کرو کیونکہ اگر تم نافرمانی کرو گے تو اللہ تعالٰی تمہیں دوزخ میں داخل کرے گا۔" اس نے کہا کہ "میں دوزخ سے نہیں ڈرتا۔" یا کسی سے یہ کہا گیا کہ "زیادہ مت کھاؤ کیونکہ اللہ تعالٰی تمہیں دوست نہیں رکھے گا۔" اس نے کہا کہ "میں تو کھاؤں گا چاہے دشمن رکھے چاہے دوست رکھے۔" یہ سب باتیں کفر کو لازم کرتی ہیں۔اسی طرح کسی سے یہ کہا گیا کہ "زیادہ مت ہنسو" یا "زیادہ مت سوؤ۔" اسکے جواب میں اس نے کہا کہ میں اتنا ہنسوں گا یا اتنا سوؤں گا جتنا چاہوں گا، یہ کفر ہے۔